نام کتاب	خواتین کی اصل عظمت اور حقوق
طبع اوّل (مارچ 2007ء)	1000
طبع دوم (مارچ 2007ء)	1000
زیرِ اہتمام	انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی
قیمت	-/20 روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون: 5340022-23

2- 11 – داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹ' آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

3- حق اسکوائر' عقب اشفاق میموریل ہسپتال' بلاک 13-C' گلشنِ اقبال فون: 4993464-65

4- دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640

5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600

6- A-360، بلاک–D، نزد اسلم مارکیٹ، نارتھ ناظم آباد فون: 6034671، 0321-9206874

7- فلیٹ نمبر 202، ماریہ اپارٹمنٹ، نزد ناگن چورنگی، نارتھ کراچی فون: 6034673

8- قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 4591442

9- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6806561 - 6337346

10- بیسمنٹ، سالقین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0321-9261317

11- قرآن مرکز، R-20، پاپوئیر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33 فون: 4645101

12- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11 1/2، اورنگی ٹاؤن۔ فون: 0320-5063398

13- قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، لانڈھی نمبر 2، نزد رضوان سوئیٹس

14- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

خواتین کی اصل عظمت اور حقوق

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

اکیم دسمبر 2006ء کو پاکستان میں حدود آرڈیننس کا "تنسیخی بل" نافذ کیا گیا لیکن اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے اِسے تحفظِ حقوقِ نسواں کا نام دیا گیا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ اِس بل میں خواتین کے اصل حقوق کا ذکر ہے اور نہ تحفظ۔ خواتین کے اصل حقوق وہ ہیں جو قرآنِ حکیم میں بیان ہوئے یا جن کا بیان نبی اکرم ﷺ کے مبارک ارشادات میں آیا ہے۔ اِس سے قبل ایک تحریر کے ذریعہ خواتین کی اصل عظمت اور حقوق قرآنِ حکیم کی روشنی میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ اِس تحریر کے ذریعہ ہم ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں خواتین کی عظمت اور حقوق کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ کی اہمیت

نبی اکرم ﷺ تمام جہان والوں کے لئے رحمت اور بالخصوص اہلِ ایمان کے لئے شفقت و محبت کا پیکر ہیں۔ ارشاداتِ باری تعالیٰ ہیں :

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿﴾ (الانبیاء : 107)

"اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

لَقَدۡ جَآئَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿﴾ (التوبہ : 128)

"تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں! تمہاری تکلیف اُن پر گراں گزرتی ہے، تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں، مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے مہربان ہیں"۔

امت کی خواتین آپ ﷺ کی بیٹیاں ہیں اور آپ ﷺ سے بڑھ کر اُن کا خیر خواہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اللہ اِس حقیقت پر ہماری بہنوں کو یقین کی دولت عطا فرمائے۔ آمین! آیئے دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ارشادات کے ذریعہ خواتین کو کیا عظمت عطا کی اور کن حقوق سے سرفراز فرمایا؟

خواتین کے تقدس واحترام کا بیان

نبی اکرم ﷺ نے خواتین کی عظمت کا اظہار اِن الفاظ میں فرمایا :

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنیَا النِّسَآءُ وَالطِّیبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَینِی فِی الصَّلَاةِ (نسائی)

’’دنیا کی چیزوں میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب عورت اور خوشبو ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے‘‘۔

اللہ سے مناجات کے دوران نبی کریم ﷺ بارگاہِ خداوندی میں عرض فرماتے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیفَینِ : اَلۡیَتِیمِ وَالۡمَرۡاَةِ (نسائی)

’’اے اللہ میں لوگوں کو دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (کہ اِن میں کوتاہی مت کرنا) ایک یتیم اور دوسری عورت‘‘۔

آپ ﷺ نے خواتین کی جان کے تحفظ کی تلقین اِس طرح فرمائی :

اَنَّ امۡرَاَةً وُجِدَتۡ فِی بَعۡضِ مَغَازِی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ مَقۡتُولَةً، فَاَنۡکَرَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ قَتۡلَ النِّسَآءِ وَالصِّبۡیَانِ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے غزوات کے دوران ایک عورت قتل کی ہوئی پائی گئی۔ آپ ﷺ نے (افسوس کرتے ہوئے) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا‘‘۔

آپ ﷺ نے نکاح کے حوالے سے خواتین کی رائے کے احترام کا حکم دیا :

لَا تُنۡکَحُ الۡاَیِّمُ حَتّٰی تُسۡتَاۡمَرَ وَلَا تُنۡکَحُ الۡبِکۡرُ حَتّٰی تُسۡتَاۡذَنَ قَالُوا یَا

رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَکَیۡفَ اِذۡنُھَا؟ قَالَ اَنۡ تَسۡکُتَ (بخاری، مسلم)

’’جس عورت کا ایک بار نکاح ہو چکا ہو (اور پھر شوہر کی موت یا طلاق مل جانے کی وجہ سے عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرنا ہو) تو اُس کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس سے وضاحت کے ساتھ زبان سے اجازت نہ لے لی جائے اور جس (بالغ) لڑکی کا نکاح پہلے نہیں ہوا ہے، اُس کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس سے اجازت نہ لے لی جائے‘‘۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اُس کی اجازت کیسے ہوگی (یعنی وہ تو شرم کی وجہ سے بول بھی نہ سکے گی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا ’’اُس کی جانب سے یہی اجازت سمجھی جائے گی کہ جب اُس سے اجازت لی جائے تو خاموش رہ جائے‘‘۔

عَنۡ خَنۡسَاءَ بِنۡتِ خَذَامِ الۡاَنۡصَارِیَةِؓ اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِھَتۡ ذٰلِکَ فَاَتَتۡ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَرَدَّ نِکَاحَھَا فَسَخَهُ وَفَرَّقَ بَیۡنَھُمَا (بخاری)

حضرت خنساء بنت خِذام انصاریہؓ سے روایت ہے کہ اُن کے والد نے اُن کا نکاح کردیا، جبکہ وہ شوہر دیدہ تھیں۔ اُنھوں نے اِس نکاح کو ناپسند کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے اُن کے نکاح کو فسخ کردیا، اُسے ختم کر کے دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی۔

خواتین کے لئے خوش کن بشارتیں

نبی اکرم ﷺ نے اپنے کئی ارشادات میں خواتین کے لئے بڑے اجر وثواب کی بشارتیں دیں :

اَیُّمَا امۡرَاَةٍ مَاتَتۡ وَزَوۡجُھَا عَنۡھَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الۡجَنَّةَ (ترمذی)

’’جو خاتون اس حال میں وفات پاگئی کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگئی‘‘۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرُهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ شِئْتِ (مسند احمد)

''عورت جب پنج وقتہ نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو اُس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے''۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ؓ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لَا لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ (بخاری)

اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم جہاد کو سب سے افضل نیکی سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں بلکہ تمہارے لئے سب سے افضل نیکی حج مبرور ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کے لئے اہم ترین ذمہ داری گھر کے امور کی انجام دہی ہے:

وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ (بخاری، مسلم)

''اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اُس کی اولاد کی نگران ہے پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا''۔

اگر خواتین اپنے گھر کے امور ذمہ داری سے ادا کریں تو اُنہیں گھر میں رہ کر اتنا اجر و ثواب ملے گا جو مردوں کو باہر نکل کر مشقتیں اُٹھانے سے ملتا ہے:

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: جَآءَ النِّسَاءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَفَمَا لَنَا عَمَلٌ نُدْرِكُ بِهٖ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَهْنَةُ اِحْدَاكُنَّ فِيْ

بَيْتِهَا تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (بیہقی)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ کچھ خواتین اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مرد جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہو کر فضیلت لے گئے۔ کیا ہمارے لئے کوئی ایسا عمل نہیں کہ ہمیں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے برابر اجر تک پہنچا دے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''تم میں کسی کا اپنے گھر پر رکنا (مجاہد کے گھر کی حفاظت کے لئے) تمہیں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے برابر اجر تک پہنچا دے گا''۔

وَمَا عَبَدَتِ امْرَاَةٌ رَبَّهَا مِثْلُ اَنْ تَعْبُدَهٗ فِيْ بَيْتِهَا (الطبرانی)

''ایک عورت اپنے رب کی جو عبادت اپنے گھر میں کرتی ہے، اِس سے بڑھ کر اُس کے لئے کوئی عبادت نہیں ہے''۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدِنِ الْاَنْصَارِيَّةِ ؓ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَقَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنِّيْ وَافِدَةُ النِّسَاءِ اِلَيْكِ، وَاعْلَمْ نَفْسِيْ لَكَ الْفِدَاءُ اَنَّهٗ مَا مِنَ امْرَاَةٍ كَائِنَةً فِيْ شَرْقٍ وَّلَا غَرْبٍ سَمِعَتْ بِمَخْرَجِيْ هٰذَا اِلَّا وَهِيَ عَلٰى مِثْلِ رَاْيِيْ، اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاٰمَنَّا بِكَ وَبِاِلٰهِكَ الَّذِيْ اَرْسَلَكَ، وَنَحْنُ مَعْشَرُ النِّسَآءِ مَحْصُوْرَاتٌ مَقْصُوْرَاتٌ، قَوَاعِدُ بُيُوْتِكُمْ، وَمُقْضِيْ شَهَوَاتِكُمْ، وَحَامِلَاتُ اَوْلَادِكُمْ، وَاِنَّكُمْ مَعَاشَرُ الرِّجَالِ فَضَّلْتُمْ عَلَيْنَا بِالْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَاتِ، وَعِيَادَةِ الْمَرْضٰى، وَشُهُوْدِ الْجَنَائِزِ، وَالْحَجِّ بَعْدَ الْحَجِّ، وَاَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ مُرَابِطًا حَفِظْنَا لَكُمْ اَمْوَالَكُمْ، وَغَزَلْنَا لَكُمْ اَثْوَابَكُمْ، وَرَبَّيْنَا لَكُمْ اَوْلَادَكُمْ، فَمَا نُشَارِكُكُمْ فِى الْاَجْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى اَصْحَابِهٖ بِوَجْهِهٖ كُلِّهٖ ثُمَّ قَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَاَةٍ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْ

مَّسَائِلَتِهَا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا مِنْ هٰذِهٖ؟ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاظَنَنَّا اَنَّ امْرَاَةً تَهْتَدِیْ اِلٰی مِثْلِ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَیْهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا: اُنْصُرِیْ اَیَّتُهَا الْمَرْاَةُ وَاَعْلِمِیْ مَنْ خَلْفَکِ مِنَ النِّسَآءِ اَنَّ حُسْنَ تَبَّعُلِ اِحْدَاکُنَّ لِزَوْجِهَا، وَطَلَبُهَا مَرْضَاتِهٖ، وَاِتِّبَاعِهَا مَوَافَقَتِهٖ، یَعْدِلُ ذٰلِکَ کُلَّهٗ. فَاَدْبَرَتِ الْمَرْاَةُ
وَهِیَ تُهَلِّلُ وَتُکَبِّرُ اِسْتِبْشَارًا. (بیہقی)

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے درمیان تشریف فرما تھے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ مجھے خواتین کی ایک جماعت نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے اور جان لیجئے میری جان آپ ﷺ کے ناموس کی حفاظت کے لئے فدا ہے۔ بے شک مشرق و مغرب کی جن خواتین کی بات آپ ﷺ مجھ سے سنیں گے وہ وہی رائے رکھتی ہیں جو میں گزارش کر رہی ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ ہم آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور اُس معبود پر بھی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا۔ ہم خواتین کا حال یہ ہے کہ ہم پردوں کے اندر بند رہنے والی اور گھروں میں رکنے اور بیٹھنے والی ہیں۔ ہم مردوں کی خواہشات پوری کرنے والی اور اُن کے بچوں کا بار اُٹھانے والی ہیں۔ اے مردوں کی جماعت تم ہم سے سبقت لے گئے جمعہ و جماعت، مریضوں کی عیادت، جنازوں میں حاضری، حج کے بعد حج کرنے اور اِن سب میں بڑھ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے۔ جب تم میں سے کوئی مرد گھر سے نکلتا ہے حج یا عمرے یا جنگ کے لئے تو ہم حفاظت کرتی ہیں تمہارے مالوں کی اور تیار کرتی ہیں تمہارے لباس اور سنبھالتی ہیں تمہارے بچوں کو۔ تو کیا اجر میں ہمیں بھی آپ مردوں کے ساتھ حصہ ملے گا اے اللہ کے رسول ﷺ؟ نبی اکرم ﷺ اپنے پورے رُخِ انور کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ

ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم نے اِن سے زیادہ بھی کسی خاتون کی عمدہ تقریر سنی ہے جس نے اپنے دین کی بابت سوال کیا ہو؟“ تمام صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمارا گمان نہیں تھا ایک خاتون اِس درجہ تک ہدایت پا سکتی ہے۔ اِس کے بعد نبی اکرم ﷺ حضرت اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اے اسماء! میری مدد کرو اور جن خواتین نے تم کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے اُن کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہارا اچھی طرح اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنا، اُس کو خوش رکھنا اور اُس کے ساتھ سازگاری کی فضا قائم رکھنا، مردوں کے اِن سارے کاموں کے برابر ہے جو تم نے بیان کئے ہیں“۔ حضرت اسماءؓ اللہ کا ذکر اور تکبیر
کرتی ہوئی خوشی خوشی واپس چلی گئیں“۔

پاکیزہ سیرت و کردار کے لئے رہنمائی

نبی اکرم ﷺ خواتین کی رہنمائی و ہدایت کو جو اہمیت دیتے تھے، اُس کا کسی درجہ میں اندازہ آپ ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات سے کیا جا سکتا ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٌ (بیہقی)

”علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور خاتون پر فرض ہے“۔

عَلِّمُوْا رِجَالَکُمْ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوْا نِسَائَکُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ (بیہقی)

”اپنے مردوں کو سورۂ مائدہ اور خواتین کو سورۂ نور سکھاؤ“۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَتِ النِّسَآءُ لِلنَّبِیِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَیْکَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا یَوْمًا مِّنْ نَفْسِکَ فَوَعَدَهُنَّ یَوْمًا لَقِیَهُنَّ فِیْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ فَکَانَ فِیْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْکُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلاَثَةً مِّنْ وَّلَدِهَا اِلَّا کَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاثْنَتَیْنِ فَقَالَ وَاثْنَتَیْنِ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ خواتین نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ اکثر مردوں میں گھرے رہتے ہیں، ایک دن آپ ﷺ ہمارے لئے مخصوص

فرمادیں (تاکہ ہم بھی آپ ﷺ کے ارشادات سے فیض حاصل کرسکیں)۔ آپ ﷺ نے طے فرمایا کہ ایک روز خواتین کے لئے مخصوص کریں گے اور اُنہیں وعظ ونصیحت کریں گے۔ ایک دن آپ ﷺ نے اُنہیں بشارت دی کہ ''تم میں سے جس کسی نے تین بچوں کی پرورش کی تو یہ عمل اُس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائے گا''۔ ایک خاتون نے دریافت کیا کہ اگر دو بچے ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ اجر دو بچوں کے لئے بھی ہے''۔

نبی اکرم ﷺ عیدین کے موقع پر خواتین کے لئے علیحدہ سے وعظ ونصیحت کا اہتمام فرماتے تھے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ (بخاری)

حضرت عبدالرحمان بن عابس روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن (نماز کی ادائیگی کے لئے) گیا۔ پس آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی، خطبہ ارشاد فرمایا، پھر خواتین کی طرف آئے، اُنہیں وعظ ونصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

خواتین کو وعظ ونصیحت کرنے کی اہمیت مسلم شریف کے ایک خطبہ سے بھی واضح ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب آیت **وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ** (''اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرایئے!'' الشعراء آیت 214) نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا، پس اُن کے عام وخاص سب جمع ہوگئے۔ آپ ﷺ نے قریش کے ہر خاندان کو جہنم کی آگ سے بچنے کے لئے عمل کرنے کی تلقین کی۔ اِس خطبہ میں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ ؓ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ

شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابُلُّهَا بِبِلَالِهَا

''اے فاطمہؓ! اپنے نفس کو آگ سے بچاؤ۔ اِس لئے کہ میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا سوائے اِس کے کہ تمہارے ساتھ (میری) رشتے داری ہے جسے میں (دنیا کی حد تک) ضرور ملحوظ رکھوں گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے کئی ارشاداتِ عالیہ میں ایک صالح بیوی کے پاکیزہ سیرت وکردار کو واضح فرمایا:

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ (نسائی)

اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا عورتوں میں کون سی عورت اچھی ہوتی ہے؟' آپ ﷺ نے فرمایا ''جو اپنے شوہر کو خوش کرے جب بھی وہ اِس کی طرف دیکھے اور اُس کا کہنا مانے جب بھی وہ کوئی حکم دے اور اپنی جان اور مال سے ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو برا لگے''۔

مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ، خَيْرًا لَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَّظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ (ابن ماجہ)

''مومن بندہ نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو اُس کے حق میں نیک بیوی سے بڑھ کر ہو (پھر نیک بیوی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا) اگر شوہر اُسے حکم کرے (جو خلاف شرع نہ ہو) تو اُس کا کہا مانے اور شوہر اُس کی طرف دیکھے تو شوہر کو خوش کرے اور شوہر کسی کام کے بارے میں قسم کھا بیٹھے کہ ضرور تم ایسا کروگی (اور وہ شرعاً جائز ہو) تو اُس کی قسم سچی کردے اور اگر وہ کہیں چلا جائے اور یہ اُس کے پیچھے گھر میں رہ جائے تو اپنی جان اور اُس کے مال کے بارے میں اُس کی خیرخواہی کرے''۔

ایک سفر کے دوران صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ سب سے اچھا مال کون سا ہے جسے ہم حاصل کرنے کی کوشش کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ

''سب سے بہتر شے ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کی مدد کرے اُس کے ایمان کے حوالے سے''۔ (الترمذی)

نیکیوں میں مدد کرنے کے حوالے سے ایک بڑی پیاری حدیث ہے:

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ (ابوداؤد)

''اللہ رحم فرمائے اُس شخص پر جو رات میں بیدار ہوا، پھر اُس نے نماز پڑھی اور جگایا اپنی بیوی کو بھی، پھر اگر اُس نے جاگنے میں دیر کی تو اُس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے، اللہ رحم فرمائے اُس خاتون پر جو رات میں بیدار ہوئی، پھر اُس نے نماز پڑھی اور جگایا اپنے شوہر کو بھی، پھر اگر اُس نے جاگنے میں دیر کی تو اُس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے''۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے نیک سیرت خواتین کی یوں تحسین فرمائی:

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ (بخاری، مسلم)

''جو خواتین اونٹوں پر سوار ہوئیں اُن میں سب سے بہتر قریش کی خواتین ہیں جو بچپن میں اولاد پر سب خواتین سے زیادہ شفقت رکھتی ہیں اور شوہر کے مال کی سب سے زیادہ نگہداشت رکھنے والی ہیں''۔

یہ تو ترغیب کا انداز تھا۔ اِس کے برعکس آپ ﷺ نے اُن خواتین کے لئے ترہیب کا اسلوب اختیار فرمایا جو اپنے شوہروں کو ناراض کرتی ہیں:

اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا وَزَوْجُهَا كَارِهٌ لِذٰلِكَ لَعَنَهَا كُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَكُلُّ شَيْءٍ مَرَّتْ عَلَيْهِ غَيْرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ حَتّٰى تَرْجِعَ (الطبرانی)

''بے شک جب عورت اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف گھر سے نکلتی ہے تو آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت بھیجتا ہے اور جن و اِنس کے سوا ہر وہ چیز جس پر سے وہ گزرتی ہے، اُس پر پھٹکار بھیجتی ہے، جب تک کہ وہ واپس لوٹ کر نہ آئے''۔

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا (ترمذی)

''اپنے شوہر کے علاوہ دوسروں کے لئے بناؤ سنگھار کرنے کے بعد ناز نخرے سے چلنی والی عورت اِس طرح ہے جیسے قیامت کے دن کا اندھیرا جس میں روشنی کا شائبہ تک نہیں''۔

مسند احمد کی ایک روایت میں خواتین کو پاکیزہ اخلاق اختیار کرنے کے لئے ترہیب و ترغیب اِس طرح دی گئی:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَاتِهَا وَاَنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ بلاشبہ ایک عورت ہے جس کی نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کا (لوگوں میں) تذکرہ رہتا ہے لیکن اِس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذاء دیتی ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''یہ عورت دوزخ میں ہے''۔ پھر اُس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک ایک اور عورت کے بارے میں لوگوں میں یہ تذکرہ رہتا ہے کہ (نفل) نماز، (نفل) روزے اور صدقہ کم ادا کرتی ہے اور پنیر کے کچھ ٹکڑے صدقہ دے دیتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذاء نہیں دیتی۔ یہ سن

کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ جنت میں جانے والی ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو ضرورت کے تحت گھر سے نکلنے کی اجازت دی لیکن فرمایا:

لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ اِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ وَّلَا یَدْخُلُ عَلَیْھَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَھَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِی جَیْشِ کَذَا وَکَذَا وَامْرَاَتِیْ تُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَھَا (بخاری)

''کوئی عورت سفر نہ کرے مگر یہ کہ اُس کے ساتھ محرم ہو اور کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے پاس نہ جائے مگر جب عورت کے ساتھ اُس کا محرم ہو''۔ پھر ایک شخص نے کہا میں ایک لشکر کے ساتھ جنگ کے لئے جانا چاہتا ہوں جبکہ میری بیوی حج کے لئے جانا چاہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تم بیوی کے ساتھ جاؤ''۔

اِس حدیث کی روشنی میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ ائیر ہوسٹس کی ملازمت کا کوئی شرعی جواز نہیں۔

لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَیْھَا (بخاری، مسلم)

''کسی عورت کے لئے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، جائز نہیں ہے کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر اختیار کرے''۔

نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو راستے میں پاکیزگی اختیار کرنے کی نصیحت اِس طرح کی:

اِسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیْقِ، فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اَنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِھَا بِہٖ (ابوداؤد)

''تم پیچھے ہو جاؤ، تمہارے لئے راستہ کے بیچ میں چلنا ٹھیک نہیں ہے۔ تم راستے کے کنارے چلو''۔ چنانچہ اس حکم کے بعد خواتین بالکل دیوار سے لگ جاتیں، یہاں تک کہ اُن کی چادریں دیوار سے الجھتی تھیں۔

خواتین کے لئے پسندیدہ ہے کہ نماز گھر پڑھیں لیکن اگر جمعہ میں وعظ سننے کی نیت سے آنا چاہیں تو منع بھی نہیں لیکن آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِّیَخْرُجْنَ وَھُنَّ تَفِلَاتٌ (ابوداؤد)

''اللہ کی بندیوں کو مساجد میں آنے سے نہ روکو لیکن اُنہیں چاہیئے کہ اِس طرح نکلیں کہ وہ خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں''۔

اَلْمَرْاَۃُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ، فَھِیَ کَذَا وَکَذَا، یَعْنِی زَانِیَۃً (ترمذی)

''جو عورت عطر لگا کر لوگوں کے درمیان سے گزرتی ہے وہ آوارہ قسم کی عورت ہے''۔

لَا تُقْبَلُ صَلَاۃٌ لِاِمْرَاَۃٍ تَطَیَّبَتْ لِھٰذَا الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَھَا مِنَ الْجَنَابَۃِ (ابوداؤد)

''اُس عورت کی نماز قبول نہ ہوگی جو مسجد میں جانے کے لئے خوشبو لگائے جب تک کہ ایسا غسل نہ کرے جیسا ناپاکی دور کرنے کے لئے غسل کیا جاتا ہے''۔

طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَآءِ مَا ظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ (ترمذی)

''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو اور خواتین کے لیے وہ خوشبو ہے جس کی رنگت تیز اور خوشبو کم ہو''۔

آپ ﷺ اِس بات کو پاکیزہ کردار کے منافی سمجھتے کہ خواتین یا مرد ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کریں:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اُن مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی اُن کا سا لباس اور انداز اپنائیں) اور اُن عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

اللہ کے رسول ﷺ مردوں کی طرح خواتین سے بھی بیعت لے کر اُنہیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں شرکت کا احساس دلاتے تھے۔ موطا امام مالکؒ میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ چند خواتین نے آپ ﷺ سے بیعت کرنے کے بعد عرض کیا:

هَلُمَّ نُبَايِعُکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

"آیئے ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہاتھ پر بیعت کریں اے اللہ کے رسول ﷺ"۔

گویا خواتین بھی مردوں کی طرح آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتی تھیں۔ جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمَائَةِ امْرَاَةٍ کَقَوْلِیْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ

"بے شک میں خواتین سے مصافحہ نہیں کرتا (جو میں نے زبان سے کہہ دیا سب کے لئے لازم ہو گیا اور الگ الگ بیعت کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ) سو خواتین سے (بھی) میرا وہی کہنا ہے جو ایک عورت سے کہنا ہے"۔

حفاظتِ ناموسِ زن کے لئے ہدایات

خواتین کے لئے سب سے اہم معاملہ اپنے ناموس کی حفاظت ہے۔ اِس پر حملہ زندگی بھر کا داغ دے جاتا ہے۔ حفاظتِ ناموسِ زن کے لئے نبی اکرم ﷺ نے خصوصی ہدایات عطا فرمائیں:

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا يُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَةُ اِلَی الْمَرْاَةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ (مسلم)

"کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور اِسی طرح کوئی عورت دوسری عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے۔ نیز دو مرد یا دو عورتیں برہنہ ہو کر ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹیں"۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِؓ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَّظَرِ الْفُجَائَةِ،

فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ (مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں دریافت کیا (یعنی یہ کہ اگر اچانک کسی نامحرم عورت پر یا کسی کے ستر پر نظر پڑ جائے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟) تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اُدھر سے نگاہ پھیر لوں۔

ہمیں خود بھی چاہیئے کہ چست یا ایسے باریک کپڑے کا لباس نہ پہنیں جس سے ستر میں شامل اعضاء نمایاں ہو جائیں۔

خواتین کی آواز میں بھی مردوں کے لئے کشش ہے۔ اِسی لئے خواتین کو بلا ضرورت مردوں سے گفتگو کی اجازت نہیں اور اُن کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ اگر وہ مسجد میں موجود ہوں اور امام سے غلطی ہو جائے تو آواز سے نہیں بلکہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر امام کو متوجہ کریں گی جبکہ مرد کہے گا سبحان اللہ۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ (بخاری، مسلم)

"مردوں کے لئے سبحان اللہ کہنا ہے اور خواتین کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے"۔

حفاظتِ ناموسِ زن کے لئے نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو گھروں پر رہنے کی تلقین کی:

اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ وَّاِنَّهَا اِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَاِنَّهَا اَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ اِلَی اللّٰهِ وَهِیَ فِیْ قَعْرِ بَيْتِهَا (ترمذی)

"عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے اور بے شک جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو اُسے شیطان تکنے لگتا ہے اور عورت اُس وقت سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں ہوتی ہے"۔

عَنْ اُمِّ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّةِؓ اَنَّهَا جَائَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَکَ، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ وَصَلَاتُکِ فِیْ

بَیْتِکِ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ صَلاَتِکِ فِیْ حُجْرَتِکِ وَصَلاَتُکِ فِیْ حُجْرَتِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلاَتِکِ فِیْ دَارِکِ، وَصَلاَتُکِ فِیْ دَارِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلاَتِکِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِکِ، وصَلاَتُکِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلاَتِکِ فِیْ مَسْجِدِ الْجَمَاعَۃِ (مسنداحمد)

حضرت اُم حمید ساعدیہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جی چاہتا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’مجھے معلوم ہے لیکن تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا اِس سے بہتر ہے کہ تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے اور حجرے میں نماز پڑھنا اِس سے بہتر ہے کہ تو گھر کے آنگن میں نماز پڑھے اور تیرا گھر کے آنگن میں نماز پڑھنا اِس سے بہتر ہے کہ تو اپنے محلّے کی مسجد میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے محلّے کی مسجد میں نماز پڑھنا اِس سے بہتر ہے کہ تو جامع مسجد میں نماز پڑھے‘‘۔

اللہ کے رسول ﷺ تو فرما رہے ہیں کہ خواتین کے لئے پسندیدہ یہ ہے کہ نماز بھی گھر کے اندرونی حصہ میں پڑھیں جبکہ آج صورتِ حال یہ ہے کہ بعض خواتین لاؤڈ اسپیکر پر محافلِ میلاد کے دوران سیرت کے واقعات اور نعتیں پڑھتی ہیں جن کو نامحرم مرد سن رہے ہوتے ہیں۔ میڈیا پر آ کر دروس دیتی ہیں اور دینی موضوعات پر تقاریر کرتی ہیں۔ یہ طرزِ عمل باعثِ اجر و ثواب نہیں بلکہ ناپسندیدہ ہے۔

گھروں میں خواتین کی حرمت کا پاس رکھنے کا حکم آپ ﷺ نے اِس طرح دیا:

ثَلاَثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَنَّۃُ مُدْمِنُ الْخُمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ (مسندِ احمد)

’’تین اشخاص پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی۔ ایک وہ جو شراب پیتا ہے، دوسرا وہ جو ماں باپ کو تکلیف دیتا ہے اور تیسرا وہ جو اپنے گھر والوں میں ناپاک کام (زنا اور اُس کی طرف

بلانے والی چیزوں مثلاً بے پردگی، غیر مردوں سے میل جول وغیرہ) کو برقرار رکھتا ہے‘‘۔

گویا مردوں پر لازم ہے کہ گھروں میں شرعی پردہ کا اہتمام کریں یعنی گھر کی خواتین نامحرم مردوں سے پردہ کریں اور نہ میڈیا پر ڈراموں، اشتہارات اور کھیلوں کو دیکھ کر نامحرم مردوں میں دلچسپی لیں۔

لاَ تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْکَ؟ قَالَ وَمِنِّیْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ، فَاَسْلَمَ (ترمذی)

’’جن خواتین کے شوہر گھروں میں موجود نہ ہوں، اُن کے ہاں مت داخل ہو کیونکہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا رہتا ہے‘‘۔ ہم نے عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ کے جسم میں بھی؟ فرمایا: ’’ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اُس پر مدد کی اور اُس نے میری اطاعت اختیار کر لی‘‘۔

لاَ یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِاِمْرَاَۃٍ اِلاَّ کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانُ (ترمذی)

’’ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی (نامحرم) آدمی کسی عورت سے تنہائی میں ملے اور وہاں تیسرا شیطان موجود نہ ہو‘‘۔

حُرْمَۃُ نِسَآءِ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَۃِ اُمَّھَاتِھِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَّخْلُفُ فِیْ امْرَاَۃِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاھِدِیْنَ فَیَخُوْنُہٗ فِیْھَا اِلاَّ وُقِفَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاَخَذَ مِنْ عَمَلِہٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّکُمْ (نسائی)

’’مجاہدوں کی خواتین، جہاد پر نہ جانے والوں کے لئے ایسی حرام ہیں جیسی اُن کی مائیں اُن پر حرام ہیں۔ پھر جو کوئی رہا خواتین کی نگہبانی کے لئے گھر پر، اب اگر اُس نے خیانت کی کسی مجاہد کے گھر میں تو ہم کھڑا رکھیں گے اُسے قیامت کے دن یہاں تک کہ لے لے گا یہ مجاہد اُس کے عملوں میں سے جس قدر اور جو چیز چاہے گا پھر کیا گمان ہے تمہارا؟ (یعنی تم کیا سمجھتے ہو وہ کچھ چھوڑے گا؟ نہیں بلکہ سب نیکیاں لے لے گا)‘‘۔

اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ (بخاری، مسلم)

''تم (نامحرم) خواتین کے پاس جانے سے بچو (اور اِس معاملہ میں بہت احتیاط کرو)''۔

ایک انصاری شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ سسرالی رشتہ داروں (یعنی دیور وغیرہ) کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سسرالی رشتہ دار تو بالکل موت اور ہلاکت ہیں''۔

ماں کی حیثیت سے احترام

ماں کے تقدس کے بیان میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد ہی کافی ہے:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ (النسائی)

''جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے''۔

یہ بات ایک اور روایت میں یوں بیان ہوئی:

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ ؓ اَنَّ جَاهِمَةَ ؓ جَآءَ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا (نسائی)

حضرت معاویہ بن جاہمہ ؓ سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت جاہمہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے اور میں آپ ﷺ سے اِس بارے میں مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا ''کیا تمہاری ماں ہے؟'' اُنھوں نے عرض کیا ہاں! ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تو پھر اُس کے پاس اور اُس کی خدمت میں رہو، اُس کے قدموں میں تمہاری جنت ہے''۔ (نسائی)

آپ ﷺ نے اپنے کئی ارشادات میں ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کی نصیحت فرمائی:

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ

صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ (بخاری)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھ پر خدمت اور حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری والدہ''۔ اُس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری والدہ''۔ اُس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری والدہ''۔ اُس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرے والد''۔

یہ حدیثِ مبارکہ خاندانی نظام میں ایک حسین توازن پیدا کر دیتی ہے۔ خاندان میں قانونی اعتبار سے والد کو فوقیت حاصل ہے۔ وہ خاندان کا سربراہ ہے، لہٰذا خاندان میں بیوی اور اولاد پر، شرعی حدود کے اندر اُس کی اطاعت لازم ہے۔ البتہ اخلاقی اعتبار سے ماں کے ساتھ حسنِ اخلاق کو والد کی نسبت تین گنا زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ قَارِئًا، يَقْرَأُ، فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ؓ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَذٰلِكَ الْبِرُّ كَذٰلِكَ الْبِرُّ قَالَ: وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ (بیہقی)

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، وہیں میں نے کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی، تو میں نے دریافت کیا کہ اللہ کا یہ کون بندہ ہے جو یہاں جنت میں قرآن پڑھ رہا ہے؟'' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ؓ ہیں۔ اِس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(ماں کی خدمت) ایسی ہی نیکی ہے، ایسی ہی نیکی ہے، ایسی ہی نیکی ہے''۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا ''حارثہ بن نعمان ؓ اپنی ماں کے ساتھ بہت ہی نیک سلوک کرنے والے تھے (یعنی اِس عمل نے اُن کو اُس مقام تک پہنچایا کہ جنت میں اُن کی قرأت سنی گئی)''۔

فِیۡ حَدِیۡثِ اَبِیۡ رِمۡثَۃَؓ اِنۡتَھَیۡتُ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَمِعۡتُہٗ یَقُوۡلُ: اُمَّکَ وَاَبَاکَ، ثُمَّ اُخۡتَکَ وَاَخَاکَ، ثُمَّ اَدۡنَاکَ اَدۡنَاکَ (الحاکم)

''حضرت ابو رمثہؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ اُنھوں نے بیان کیا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں پہنچا، تو آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تو اپنی ماں کے ساتھ اور اپنے باپ کے ساتھ اور اپنی بہن کے ساتھ اور اپنے بھائی کے ساتھ حسنِ سلوک کر، اِن کے بعد جو رشتہ دار زیادہ قریب ہوں اُن کے ساتھ حسن سلوک کر''۔

آپ ﷺ نے مشرک ماں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا حکم دیا :

عَنۡ اَسۡمَاءَ بِنۡتِ اَبِیۡ بَکۡرٍؓ قَالَتۡ قَدِمَتۡ عَلَیَّ اُمِّیۡ وَھِیَ مُشۡرِکَۃٌ فِیۡ عَھۡدِ قُرَیۡشٍ فَقُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اُمِّیۡ قَدِمَتۡ عَلَیَّ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمۡ صِلِیۡھَا (بخاری، مسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور قریش مکہ کے (حدیبیہ والے) معاہدے کے زمانہ میں میری ماں جو اپنے مشرکانہ مذہب پر قائم تھی (سفر کر کے مدینے میں) میرے پاس آئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ کچھ خواہش مند ہے، تو کیا میں اُس کی خدمت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اُس کی خدمت کرو (اور اُس کے ساتھ وہ سلوک کرو جو بیٹی کو ماں کے ساتھ کرنا چاہیئے)''۔

اِسی طرح آپ ﷺ نے ماں کی نافرمانی سے باز رہنے کی بڑی تاکید کے ساتھ تلقین فرمائی :

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَیۡکُمۡ عُقُوۡقَ الۡاُمَّھَاتِ، وَمَنۡعًا وَّھَاتِ، وَوَاۡدَ الۡبَنَاتِ وَکَرِہَ لَکُمۡ قِیۡلَ وَقَالَ، وَکَثۡرَۃَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَۃَ الۡمَالِ (بخاری و مسلم)

''بے شک اللہ نے تم پر حرام کر دیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا، ضرورت کے موقع پر خرچ نہ کرنا اور بچیوں کو زندہ درگور کر دینا اور تمہارے لئے ناپسند کیا ہے فضول بحث و گفتگو،

کثرتِ سوال اور مال کے ضائع کرنے کو''۔

خالہ کا تقدس

آپ ﷺ کا ارشاد ہے :

اَلۡخَالَۃُ بِمَنۡزِلَۃِ الۡاُمِّ (ترمذی)

''خالہ ماں کی طرح ہے''۔

اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیۡ اَصَبۡتُ ذَنۡبًا عَظِیۡمًا فَھَلۡ لِیۡ تَوۡبَۃٌ؟ قَالَ ھَلۡ لَّکَ مِنۡ اُمٍّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ھَلۡ لَّکَ مِنۡ خَالَۃٍ؟ قَالَ: نَعَمۡ قَالَ: فَبِرَّھَا (ترمذی)

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے، تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا ''تمہاری ماں زندہ ہے؟'' اُس نے عرض کیا کہ ماں تو نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تو کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟'' اُس نے عرض کیا کہ ہاں خالہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تو اُس کی خدمت اور اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرو (اللہ تعالیٰ اِس کی برکت سے تمہاری توبہ قبول فرمالے گا اور تمہیں معاف فرمادے گا)''۔

بیٹی کے لئے شفقت

بیٹیاں اللہ کی رحمت ہیں کیونکہ وہ جہنم سے بچاؤ اور حصولِ جنت کا ذریعہ ہیں۔ آپ ﷺ کے مبارک ارشادات ہیں :

مَنۡ کُنَّ لَہٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَیۡھِنَّ وَاَطۡعَمَھُنَّ وَسَقَاھُنَّ وَکَسَاھُنَّ مِنۡ جِدَتِہٖ، کُنَّ لَہٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ (ابن ماجہ)

''جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ اُن پر صبر کرے اور اُن کو اپنی حیثیت کے مطابق کھلائے، پلائے اور لباس پہنائے تو وہ روزِ قیامت اُس کے لئے جہنم سے بچنے کا ذریعہ

بن جائیں گی‘‘۔

مَنْ عَالَ ثَلاثَ بَنَاتٍ فَاَنْفَقَ عَلَیْھِنَّ وَرَحِمَھُنَّ وَاَحْسَنَ اَدَبَھُنَّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قِیْلَ اَوِ اثْنَتَیْنِ؟ قَالَ اَوِ اثْنَتَیْنِ (کنزالعمال)

’جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ اُن کے اخراجات برداشت کرے، اُن کے ساتھ رحم اور شفقت کا برتاؤ کرے اور اُن کو اچھا ادب سکھائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا‘‘۔ پوچھا گیا کہ اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ’’اگر دو بھی ہوں (تب بھی یہی اجر ملے گا)‘‘۔

مَنْ کُنَّ لَهُ ثَلاثُ بَنَاتٍ یُؤْوِیْھِنَّ وَیَرْحَمُھُنَّ وَیَکْفِلُھُنَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ کَانَتِ اثْنَتَیْنِ قَالَ وَاِنْ کَانَتِ اثْنَتَیْنِ قَالَ فَرَاٰی بَعْضَ الْقَوْمِ اَنَّ لَوْ قَالُوْا لَهُ وَاحِدَةٌ لَقَالَ وَاحِدَةٌ (مسند احمد)

’’جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ اُنہیں اچھی طرح سے رکھے، اُن کے ساتھ رحم اور شفقت کا برتاؤ کرے اور اُن کی پرورش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب فرما دیں گے‘‘۔ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر دو لڑکیاں ہوں جن کی پرورش کی ہو تو اِس بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ’’اُس کے لئے بھی یہی فضیلت ہے‘‘۔ راوی کہتے ہیں اگر ایک لڑکی کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ اُس کے لئے بھی یہی فضیلت بیان فرماتے۔

آپ ﷺ نے دو بیٹیوں کے حوالے سے بھی بشارتیں عطا فرمائیں:

مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا، جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَا وَھُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهُ (مسلم)

’’جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہوگئیں، قیامت والے دن وہ اِس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ اِن دو انگلیوں کی طرح (قریب) ہوں گے‘‘ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ملائیں (یعنی ملا کر دکھایا کہ اِس طرح ہم دونوں ساتھ ساتھ ہوں گے)۔

مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَھُوَ الْجَنَّةَ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ (ترمذی)

’’جس نے پرورش کی دو بیٹیوں کی، میں اور وہ اس طرح جنت میں داخل ہوں گے‘‘ اور آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا اپنی دو انگلیوں (شہادت اور درمیان والی) سے۔

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَھَا ابْنَتَانِ لَھَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئاً غَیْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَیْتُھَا اِیَّاھَا فَقَسَمَتْھَا بَیْنَ ابْنَتَیْھَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْھَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِّنْ ھٰذِهِ الْبَنَاتِ کُنَّ لَهُ سِتْراً مِّنَ النَّارِ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور اُس کے ساتھ اُس کی دو بیٹیاں تھیں۔ میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ اور نہ تھا۔ میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے اُسے تقسیم کر کے اپنی دونوں بچیوں کو دے دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اُٹھ کر چلی گئی۔ جب نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس آئے تو میں نے اُنہیں اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا ’’جس پر اللہ تعالیٰ اِن بچیوں کی آزمائش ڈالتا ہے اور پھر وہ اُن سے حسنِ سلوک کرتا ہے تو وہ اُس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی‘‘۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ: جَائَتْنِیْ مِسْکِیْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَیْنِ لَھَا، فَاَطْعَمْتُھَا ثَلاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ کُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْھُمَا تَمْرَةً، وَرَفَعَتْ اِلٰی فِیْھَا تَمْرَةً لِتَاْکُلَھَا، فَاسْتَطْعَمَتْھَا ابْنَتَاھَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِیْ کَانَتْ تُرِیْدُ اَنْ تَاْکُلَھَا بَیْنَھُمَا فَاَعْجَبَنِیْ شَاْنُھَا، فَذَکَرْتُ الَّذِیْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَھَا بِھَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَھَا بِھَا مِنَ النَّارِ (مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے آئی، میں نے اُسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں، پس اُس نے دو کھجوریں تو اپنی دو بیٹیوں کو دے دیں اور ایک کھجور کھانے کے لئے اپنے منہ کی طرف بڑھا رہی تھی

کہ وہ بھی اُس سے اُس کی بیٹیوں نے مانگ لی۔ چنانچہ اُس نے وہ کھجور بھی، جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی، اُس کے دو حصے کرکے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کردی۔ مجھے اُس کی یہ بات بڑی اچھی لگی۔ میں نے اِس واقعہ کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اُس کے اِس عمل کی وجہ سے اُس کے لئے جنت واجب فرمادی ہے (یا یہ فرمایا) کہ اُسے جہنم کی آگ سے آزاد کردیا ہے''۔

آپ ﷺ نے ایک بیٹی پرورش پر بھی خوشخبری دی:

مَنْ وُّلِدَتْ لَهُ ابْنَةٌ فَلَمْ يُؤْذِهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِيْ اَلذَّكَرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ (مسند احمد)

''جس شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہوا اور پھر وہ نہ تو اُسے کوئی ایذاء پہنچائے اور نہ اُس کی توہین وناقدری کرے، نہ لڑکوں کو اُس پر ترجیح دے تو اللہ اُسے جنت میں داخل کرے گا''۔

آپ ﷺ نے بیٹے اور بیٹی کے درمیان مساوات قائم رکھنے کی تلقین فرمائی:

سَوُّوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَةِ فَلَوْ كُنْتُ مُفَضِّلاً اَحَدًا لَفَضَّلْتُ النِّسَآءَ (الطبرانی)

''تحائف دینے میں اپنی سب اولاد کے ساتھ مساوات اور برابری کا معاملہ کرو۔ اگر میں اِس معاملہ میں کسی کو ترجیح دیتا تو عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو ترجیح دیتا (یعنی مساوات اور برابری ضروری نہ ہوتی تو میں حکم دیتا کہ لڑکیوں کو لڑکوں سے زیادہ دیا جائے)''۔

اس حدیث کی روشنی میں فقہاء کی رائے ہے کہ اگر کوئی شخص زندگی ہی میں اپنا ترکہ اولاد میں تقسیم کرنا چاہے تو اُسے بیٹے اور بیٹی کو مساوی حصہ دینا چاہیئے۔

بہن کے ساتھ حسنِ سلوک

بیٹیوں کی طرح بہنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ہدایت کئی احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی:

مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَدَّبَهُنَّ وَ

زَوَّجَهُنَّ وَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ (ابوداؤد، ترمذی)

''جس بندے نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں یا دو بیٹیوں یا دو بہنوں کا بار اٹھایا اور اُن کی اچھی تربیت کی اور اُن کا نکاح کردیا اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو اُس کے لئے جنت ہے''۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ (ترمذی)

''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں تھیں اور اُس نے اچھی طرح اُن کی پرورش کی، پھر اس دوران اللہ سے ڈرتا رہا اُس کے لئے جنت ہے''۔

مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ حَتّٰى يَمُتْنَ اَوْ يَمُوْتُ عَنْهُنَّ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاَصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى (مسند احمد)

''جس بندے نے دو بیٹیوں یا تین بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین بہنوں کا بار اٹھایا یہاں تک کہ وہ وفات پاگئیں یا وہ خود فوت ہوگیا تو میں اور وہ اِن دو انگلیوں کی طرح (قریب) ہوں گے'' اور آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا اپنی دو انگلیوں (شہادت اور درمیان والی) سے۔

مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ خَالَتَيْنِ اَوْ عَمَّتَيْنِ اَوْ جَدَّتَيْنِ فَهُوَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، فَاِنْ كُنَّ ثَلَاثًا فَهُوَ مُفَرَّحٌ (کنز العمال)

''جس بندے نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا ماں اور دادی کا بار اٹھایا تو اِس طرح میرے ساتھ جنت میں ہوگا (آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی سے)، پھر اگر یہ خواتین تین ہوں تو وہ تو بڑا ہی خوش قسمت ہے''۔

بیوی کی حیثیت سے حقوق

نبی اکرم ﷺ نے نیک بیوی کو دنیا کی سب سے مفید نعمت قرار دیا:

اَلدُّنیا مَتاعٌ وَّخَیرُ مَتاعِھا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ (مسلم)

’’پوری دنیا نفع حاصل کرنے کی چیز ہے اور دنیا کی چیزوں میں سے سب بہتر چیز جس سے نفع حاصل کیا جائے نیک بیوی ہے‘‘۔

آپ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں کسی انسان کے بہتر ہونے کا معیار اُس کا اپنی بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک ہے۔ ترمذی شریف کی روایات ہیں :

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَاخَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ

’’(لوگو! جان لو کہ) تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو۔ اور تم میں اپنے گھر والوں سے سب سے بہتر حسنِ سلوک کرنے والا میں خود ہوں‘‘۔

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً اَحْسَنُھُمْ خُلُقاً وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ

’’کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہے‘‘۔

اِس حدیث کی رُو سے جو شخص جتنا زیادہ خوش اخلاق ہوگا وہ اتنا ہی کامل ایمان والا ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں کامل ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دوسروں کے ساتھ حسنِ اخلاق کا معاملہ کرے اور حسنِ اخلاق کی اولین حق دار انسان کی بیوی ہے۔ ایک اور ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْھَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْھَا اٰخَرَ (مسلم)

’’کوئی مومن کسی مومن عورت (بیوی) سے نفرت نہ رکھے، اگر اُس کی کوئی عادت یا صفت اُسے ناپسند ہے تو کوئی دوسری اُسے پسند بھی ہوگی‘‘۔

آپ ﷺ نے بیویوں کے حقوق کا ذکر اِس طرح بیان فرمایا :

وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ بِنْ حَیْدَۃَ ؓ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ؟ قَالَ: اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ، وَتَکْسُوْھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ اَوِ

اکْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ بن حیدۃ ؓ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہ اُنہوں دریافت کیا اللہ کے رسول ﷺ سے کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اُس پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’جب تم کھاؤ اُس کو بھی کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اُس کو بھی پہناؤ اور یہ کہ چہرے پر نہ مارو اور برا بھلا مت کہو اور اُس کو مت چھوڑو مگر گھر ہی میں‘‘۔

اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَیْھَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَاَتِکَ (بخاری، مسلم)

’’تم جو کچھ بھی اللہ کی رضا کے لئے خرچ کروگے، اُس پر تمہیں ضرور اجر دیا جائے گا، حتیٰ کہ اُس (لقمے) پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالوگے‘‘۔

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ (بخاری ومسلم)

’’لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو (یعنی اللہ کی اِن بندیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو)۔ اِن کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور زیادہ کجی پسلی کے اوپر کے حصے میں ہوتی ہے۔ اگر تم اِس ٹیڑھی پسلی کو (زبردستی) سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر یونہی اپنے حال پر چھوڑ دوگے تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی رہے گی (اور ٹیڑھے پن کی صورت میں ہی اِس سے فائدہ اٹھاؤ)، اِس لئے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو‘‘۔

اِس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ خود کو بیوی کے مزاج کے ساتھ ہم آہنگ کرکے اُن سے استفادہ کرو۔ جذبات کی فراوانی، حسیات کی نزاکت اور انتہا پسندی کی جانب میل وانعطاف عورت کی فطرت میں ہے۔ اِسی فطرت پر اللہ نے اُس کو پیدا کیا ہے اور یہ اُس کے لئے عیب نہیں،

اُس کا حسن ہے۔ تم اس سے جو کچھ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہو اسی فطرت پر قائم رکھ کر ہی اٹھا سکتے ہو۔ اگر اُس کو مردوں کی طرح سیدھا اور سخت بنانے کی کوشش کرو گے تو اُسے توڑ دو گے۔

خطبۂ حجۃ الوداع میں بیویوں کے حقوق کے حوالے سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَاتّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَآءِ فَاِنّکُم اَخَذْتُمُوْهُنّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ للّٰهِ، وَاِنْ لَّكُم عَلَيْهِنّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُم اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْباً غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنّ عَلَيْكُم رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (مسلم)

”لوگو! اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تم نے اُن کو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے اور اُسی اللہ کے کلمہ اور حکم سے وہ تمہارے لئے حلال ہوئی ہیں۔ تمہارا اُن پر یہ حق ہے کہ جس کا (گھر میں آنا اور) تمہارے بستروں پر بیٹھنا تمہیں ناپسند ہو وہ اُس کو آکر وہاں بیٹھنے کا موقع نہ دیں، پس اگر ایسی غلطی کریں تو اُن کو (تنبیہ و تادیب کے طور پر) تم سزا دے سکتے ہو جو زیادہ سخت نہ ہو اور تمہارے ذمہ مناسب طریقے سے اُن کے کھانے اور لباس کا بندوبست کرنا ہے“۔

اگر بیوی کی طرف سے نافرمانی یا ناروا طرزِ عمل کی شکایت ہو تو ایسی صورتِ حال میں رہنمائی آپ ﷺ کے اِس ارشاد سے لی جا سکتی ہے:

اَلاَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ، لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئاً غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً. اَلاَ وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ فَلاَ يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلاَ يَاْذَنَّ فِیْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ. اَلاَ وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِیْ

كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ (ترمذی)

”سنو! بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور تم اُن پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ وہ تمہاری خواہش پوری کریں۔ (جب وہ اپنا یہ فرض ادا کر رہی ہوں تو پھر اُن کے ساتھ بدسلوکی کا جواز کیا ہے؟) ہاں اگر وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو پھر تمہیں اُنہیں سزا دینے کا حق ہے)۔ پس اگر وہ ایسا کریں تو اُنہیں بستروں سے علیحدہ کر دو اور اُنہیں مارو لیکن اذیت نہ دو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو اُنہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ یاد رکھو جس طرح تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے (اسی طرح) تمہاری بیویوں کا حق تم پر ہے۔ تمہارا اُن پر حق یہ ہے وہ تمہارے بستر پر اُن لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے اور نہ ہی ایسے لوگوں کو گھر میں داخل ہونے دیں اور اُن کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اُنہیں بہترین کھانا اور بہترین کپڑا پہننے کے لئے دو“۔ (اقتباس از خطبۂ حجۃ الوداع)

اِس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے خواتین کا وصف بیان فرمایا کہ وہ تمہارے پاس تمہارے گھروں میں مقید رہتی ہیں۔ اگر مرد صرف اِس وصف پر غور کریں تو اُنہیں کبھی اُن کے ساتھ بدسلوکی کا خیال بھی نہ آئے۔ اِس حدیث میں بیوی کو سرزنش کی خاطر مارنے کی اجازت دی گئی لیکن اِس حوالے سے بھی کسی زیادتی کی اجازت نہیں۔ بخاری اور مسلم کی روایت ہے:

يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ

”تم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے۔ (اُس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ) شاید اپنے دن کے آخر میں (یعنی رات کو) اُس کے ساتھ تعلق قائم کرے“۔

مراد یہ ہے کہ یہ بری بات ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو اِس طرح مارتا ہے جیسے آقا اپنے غلام کو مارتا ہے اور دوسری طرف اُسی سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ یہ کتنی بداخلاقی کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ساری عمر کبھی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا چاہے کتنی ناگواری کیوں نہ ہوئی

ہواور فرمایا اچھے لوگوں کا کام نہیں کہ وہ بیویوں کے ساتھ مار پیٹ کریں :

لَقَدْ طَافَ اللَّیْلَۃَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُوْنَ اِمْرَاَۃً. کُلُّ امْرَاَۃٍ تَشْتَکِیْ زَوْجَھَا. فَلَا تَجِدُوْنَ اُولٰئِکَ خِیَارَکُمْ (ابنِ ماجہ)

''آج محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے، ہر عورت اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی۔ (میں تم سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ) جن لوگوں کی تم میں سے شکایت آئی ہے وہ تم میں اچھے لوگ نہیں ہیں''۔

آپ ﷺ نے ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں اُن کے مابین عدل کی تاکید کی اور ایسا نہ کرنے والوں کے بارے میں وعید ارشاد فرمائی :

اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ، فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا، جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ (ترمذی)

''جب کسی آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ اُن کے ساتھ عدل و مساوات کا برتاؤ نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا''۔

بیویوں کے درمیان آپ ﷺ کے اپنے عدل کی کیفیت یہ تھی :

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ وَیَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قِسْمَتِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ، فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ (ترمذی)

بے شک نبی ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان راتیں برابر برابر تقسیم کرتے اور فرماتے ''اے اللہ یہ میری تقسیم ہے جتنی کہ میں استطاعت رکھتا ہوں، پس مجھے ایسی چیز پر ملامت نہ کیجئے جس پر آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا''۔

مہر ادا کرنے تاکید

مہر کی ادائیگی بیوی کا حق ہے اور آپ ﷺ نے اِس حق کی ادائیگی میں خیانت سے منع فرمایا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَہٗ عَلٰی

اَنْ یُّزَوِّجَہٗ ابْنَتَہٗ وَلَیْسَ بَیْنَھُمَا صَدَاقٌ. (بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا شغار سے اور شغار اِس کو کہتے ہیں کہ نکاح کر دے کوئی شخص اپنی لڑکی کا دوسرے سے اِس شرط پر کہ وہ نکاح کر دے اپنی لڑکی اِس کے ساتھ اور وہ دونوں، لڑکیوں کا مہر کچھ بھی مقرر نہ کریں''۔

اَیُّمَا رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً عَلٰی مَا قَلَّ مِنَ الْمَھْرِ اَوْ کَثُرَ لَیْسَ فِیْ نَفْسِہٖ اَنْ یُؤَدِّیَ اِلَیْھَا حَقَّھَا خَدَعَھَا فَمَاتَ وَلَمْ یُؤَدِّ اِلَیْھَا حَقَّھَا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ زَانٍ (طبرانی)

''جس شخص نے کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اور اُس کے دل میں اِس مہر کی ادائیگی کا ارادہ ہی نہیں ہے، اُس نے اُس عورت کو دھوکا دیا۔ پھر اگر وہ فوت ہوگیا اور اُس نے اُس عورت کو اُس کا حق نہیں دیا تو قیامت میں اللہ کے حضور ایسے آئے گا کہ وہ زناکار ہوگا''۔

اگر کسی شخص کو وفات کی وجہ سے اپنی بیوی کا مہر مقرر کرنے کی مہلت نہ مل سکے تو اِس صورت میں بیوہ کو مہرِ مثل (یعنی وہ مہر جو اُس کی قریب ترین عزیزہ کا ہو) دیا جائے گا :

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ، اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً وَلَمْ یَفْرِضْ لَھَا صَدَاقًا، وَلَمْ یَدْخُلْ بِھَا حَتّٰی مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ: لَھَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِھَا. لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ. وَعَلَیْھَا الْعِدَّۃُ وَلَھَا الْمِیْرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ نِالْاَشْجَعِیّ فَقَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ، امْرَاَۃٍ مِّنَّا، مِثْلَ الَّذِیْ قَضَیْتَ. فَفَرِحَ بِھَا ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ. (ترمذی)

حضرت ابنِ مسعودؓ سے اُس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو نکاح کرنے کے بعد مہر مقرر کرنے اور صحبت کرنے سے پہلے فوت ہوجائے۔ ابنِ مسعودؓ نے فرمایا: ایسی عورت کا مہر اُس کی مثل خواتین کے برابر ہوگا، نہ اُس میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی زیادتی۔ وہ عورت عدت گزارے گی اور اُسے خاوند کے مال سے وراثت ملے گی۔ اِس پر معقل بن سنان اشجعیؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشقؓ، ہم میں سے ایک خاتون، کے متعلق ایسا ہی فیصلہ دیا جیسا کہ آپؓ نے دیا۔ اِس پر حضرت ابن مسعودؓ

بہت خوش ہوئے۔

مہر کی مقدار کے حوالے سے بھی کوئی حد شریعت نے مقرر نہیں کی۔ اپنی مالی حیثیت کے اعتبار سے شوہر جتنا چاہے مہر طے کر سکتا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ مُصْعَبٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُ: لَا تَزِيْدُوْا فِيْ مُهُوْرِ النِّسَآءِ عَلٰی اَرْبَعِيْنَ اَوْقِيَةٍ، فَمَنْ زَادَ اَلْقَيْتُ الزِّيَادَةَ فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مَّا ذَاکَ لَکَ قَالَ وَلِمَ قَالَتْ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ امْرَاَةٌ اَصَابَتْ وَرَجُلٌ اَخْطَاَ. (کنز العمال)

حضرت عبداللہ بن مصعبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے (اپنے دورِ خلافت میں ایک خطبہ کے دوران) حکم دیا کہ ”خواتین کو چالیس اوقیہ سے زیادہ مہر مت دو۔ جس نے زیادہ مہر دیا تو میں اضافی مال کو بیت المال میں داخل کر دوں گا“۔ اِس پر ایک خاتون نے پوچھا آپؓ کو کیا ہوگیا ہے؟ آپؓ نے فرمایا ”کیوں؟“ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ ”اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کر ہی لو تو خواہ تم نے اُسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو، اُس میں سے کچھ واپس نہ لینا“ (النساء آیت **20**)۔

اِس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا ”ایک عورت نے صحیح بات کی اور مرد نے خطا کی“۔

خاندان کی حفاظت

نبی اکرم ﷺ نے آگاہ فرمایا کہ خاندان کو اجاڑنا ابلیس کا سب سے پسندیدہ فعل ہے:

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِیْءُ اَحَدُهُمْ، فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَاتَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ،

قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ! (مسلم)

”بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر روانہ کرتا ہے۔ اُن میں سے ابلیس کے نزدیک سب سے زیادہ منزلت و مرتبہ کے اعتبار سے وہ قریب ہوتا ہے جس نے سب سے بڑا فتنہ برپا کیا ہوتا ہے۔ اُن میں سے ہر ایک آ کر اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں کام کیا، ابلیس رپورٹ سن کر تبصرہ کرتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ایک اور آتا ہے اور اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے جب تک میاں بیوی میں جدائی نہیں ڈال دی اُن کا پیچھا نہیں چھوڑا، اِسے ابلیس اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے تو خوب کام کر کے آیا ہے“۔

نبی اکرم ﷺ نے خاندان کے استحکام پر بہت زور دیا اور ہر ایسے عمل کی ممانعت فرمائی جس سے میاں بیوی کے درمیان محبت کا رشتہ کمزور ہو:

لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا (بخاری، مسلم)

”کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ہم مجلس ہونے کے بعد اپنے شوہر کے سامنے اُس عورت کا پورا حال (ناک نقشہ اور حسن و جمال وغیرہ کا) اِس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اُسے دیکھ رہا ہے“۔

اگر ایک شخص کی توجہ کسی اور خاتون کی طرف ہوگی تو لازماً اپنی بیوی کی طرف سے وہ اعراض کرنے لگے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے تلقین فرمائی کہ کوئی خاتون اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے:

لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحَ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا (بخاری، مسلم)

”کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دینے کا سوال نہ کرے تا کہ اُس کے پیالہ کو خالی کر دے اور چاہیئے کہ اپنا نکاح (کسی دوسرے مسلمان مرد سے) کرلے کیونکہ جو اُس کی تقدیر میں ہے وہ ضرور اُس کو ملے گا“۔

طلاق کے ذریعہ خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا :

اَبْغَضُ الْحَلاَلِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلاَقُ (ابوداؤد)

''حلال اور جائز چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے''۔

مَا خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنَ الْعِتَاقِ، وَلاَ خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَبْغَضُ اِلَیْہِ مِنَ الطَّلاَقِ (سنن دار قطنی)

''اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسا عمل پیدا نہیں کیا جو غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرنے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسندیدہ ہو اور روئے زمین پر کوئی عمل ایسا نہیں جو طلاق دینے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہو''۔

دورِ جاہلیت میں طلاقوں کی تعداد یا طلاق دینے کے حوالے سے کوئی طریقۂ کار یا ضابطہ نہ تھا۔ شریعتِ اسلامی میں اِس حوالے سے باقاعدہ رہنمائی عطا کی گئی :

عَنْ عَائِشَۃَ ؓ قَالَتْ کَانَ النَّاسُ، وَالرَّجُلُ یُطَلِّقُ امْرَاَتَہٗ مَا شَآءَ اَنْ یُّطَلِّقَھَا وَھِیَ امْرَاَتُہٗ اِذَا ارْتَجَعَھَا وَھِیَ فِی الْعِدَّۃِ. وَاِنْ طَلَّقَھَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَوْ اَکْثَرَ. حَتّٰی قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِہٖ وَاللّٰہِ لاَ اُطَلِّقُکِ فَتَبِیْنُ مِنِّیْ، وَلاَ اٰوِیْکِ اَبَدًا. قَالَتْ وَکَیْفَ ذَاکَ؟ قَالَ اُطَلِّقُکِ. فَکُلَّمَا ھَمَّتْ عِدَّتُکِ اَنْ تَنْقَضِیَ رَجَعْتُکِ. فَذَھَبَتِ الْمَرْاَۃُ حَتّٰی دَخَلَتْ عَلٰی عَائِشَۃَ ؓ فَاَخْبَرَتْھَا. فَسَکَتَتْ عَائِشَۃُ ؓ حَتّٰی جَاءَ النَّبِیُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْہُ فَسَکَتَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: اَلطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَۃُ ؓ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلاَقَ مُسْتَقْبَلاً، مَنْ کَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ طَلَّقَ (ترمذی)

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی چاہتا طلاقیں دے دیتا اور پھر عدت کے دوران رجوع کر لیتا تو وہ اُس کی بیوی رہتی اگرچہ اُس نے سو یا اِس سے زیادہ طلاقیں ہی کیوں نہ دی ہوتیں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تمہیں کبھی طلاق نہ دوں گا تاکہ تو مجھ سے جدا نہ ہو جائے لیکن اِس کے باوجود تجھ سے کبھی نہیں ملوں گا۔ اُس نے پوچھا وہ کیسے؟ اُس نے کہا وہ اِس طرح کہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا اور پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے والی ہو گی تو رجوع کر لوں گا۔ (اِسی طرح پھر طلاق دوں گا اور عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لوں گا اور اِسی طرح ہمیشہ کرتا رہوں گا)۔ وہ عورت حضرت عائشہ ؓ کے پاس آئی اور اُنہیں بتایا تو وہ خاموش رہیں۔ یہاں تک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اُنہیں یہ قصہ سنایا لیکن آپ ﷺ بھی خاموش رہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ''اَلطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ'' یعنی طلاق دو ہی مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو قاعدے کے مطابق رکھ لو یا احسن طریقے سے چھوڑ دو)۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اِس کے بعد لوگوں نے طلاق کا حساب رکھنا شروع کر دیا جو دے چکے تھے اُنہوں نے بھی اور جنہوں نے نہیں دی تھی اُنہوں نے بھی۔

جو کوئی طلاق کے حوالے سے شریعت کے طے کردہ ضابطہ سے انحراف کرتا تو آپ ﷺ سخت ناراض ہوتے :

اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلاَثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ؟ (نسائی)

رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کے متعلق اطلاع ملی کہ اُس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں، تو آپ ﷺ سخت غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا

''کیا اللہ کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ ابھی میں تمہارے درمیان موجود ہوں؟''

بیوہ کے حقوق

نبی اکرم ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ ہیں:

اَلسَّاعِیُ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ، کَالْمُجَاهِدِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَکَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ (بخاری، مسلم)

"کسی بے چاری بے شوہر والی عورت یا کسی مسکین حاجت مند کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا بندہ (اللہ کے نزدیک اور اجر وثواب میں) راہِ خدا میں جہاد کرنے والے بندہ کے مثل ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ اُس قائم اللیل (یعنی شب بیدار) بندے کی طرح ہے جو (عبادت اور شب خیزی میں) سستی نہ کرتا ہو اور اُس صائم الدہر بندے کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو کبھی ناغہ نہ کرتا ہو"۔

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَةً اِلَیْکَ لَیْسَ لَهَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ (ابن ماجہ)

حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "تمہیں افضل ترین صدقہ نہ بتادوں؟" پھر خود ہی جواب دیا کہ "افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنی اُس لڑکی پر خرچ کرو جو طلاق کی وجہ سے یا بیوہ ہو کر تمہارے (شوہر کے گھر سے) واپس آگئی اور تمہارے علاوہ کوئی اُس کے لئے کمائی کرنے والا نہیں ہے"۔

کنیز کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب

کنیز کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب آپ ﷺ نے اس طرح دی:

ثَلَاثَةٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ الرَّجُلُ تَکُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَیُعَلِّمُهَا فَیُحْسِنُ تَعْلِیْمَهَا وَیُؤَدِّبُهَا فَیُحْسِنُ اَدَبَهَا ثُمَّ یُعْتِقُهَا فَیَتَزَوَّجُهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْ کَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِیِّ ﷺ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ

الَّذِیْ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ وَیَنْصَحُ لِسَیِّدِهٖ (بخاری)

"تین اشخاص کو اُن کی نیکیوں کا اجر دگنا ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کی ملکیت میں کنیز ہو، وہ اُسے تعلیم دے اور عمدہ تعلیم دے، اُسے ادب سکھائے اور عمدہ ادب سکھائے، پھر اُسے آزاد کر کے اُسی کے ساتھ نکاح کر لے تو اُس کے لئے دگنا اجر ہے، دوسرا اہلِ کتاب میں سے مومن شخص جو پہلے بھی مومن تھا اور پھر ایمان لائے نبی اکرم ﷺ پر تو اُس کے لئے دگنا اجر ہے اور تیسرا وہ غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی"۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الَّذِیْ یُعْتِقُ جَارِیَتَهٗ ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا لَهٗ اَجْرَانِ (مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے آزاد کیا اپنی کنیز کو پھر اُس سے نکاح کر لیا، اُس کے لئے دو اجر ہیں (یعنی ایک تو کنیز آزاد کرنے کا اور دوسرا اُس سے نکاح کر لینے کا)"۔

حرفِ آخر:

موجودہ دور میں بہیمیت کا ایک سیلاب آ رہا ہے۔ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے پردے میں خواتین کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اُنہیں میراتھن ریس کے دوران سڑکوں پر دوڑنے کی ترغیب دی جا رہی ہے، میڈیا اور دیگر تشہیری ذرائع سے بے حیائی کے نت نئے انداز سکھائے جا رہے ہیں، مخلوط محافل میں مردوں کے ساتھ ناچنے کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں، گھروں سے بھاگ کر پسند کی شادیاں کرنے والیوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور اسمبلیوں میں 33 فیصد نشستیں مخصوص کر کے خواتین کو گھروں کی چار دیواری سے باہر نکالا جا رہا ہے۔ اِن مذموم حرکات کی مخالفت کرنے والوں کو انتہا پسند اور ترقی کا دشمن قرار دیا جا رہا ہے۔ ایسے میں ہر مسلمان بھائی اور بہن کا فرض ہے کہ اِس بات کو پورے زور وشور سے واضح کرے کہ دنیا میں عادلانہ حقوق اور آخرت میں فوز وفلاح کا حصول صرف اور صرف اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات کی تعمیل میں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے عمل کی توفیق عطا فرمائے جسے وہ پسند فرماتا ہے اور جس سے وہ راضی ہو جاتا ہے۔ آمین

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور :** 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور

فون: (042) 6366638 - 6316638 فیکس: (042) 6305110

ای میل: lahore@tanzeem.org

2- **اِسلام آباد :** مکان نمبر 20، گلی نمبر 1، فیض آباد ہاؤسنگ اسکیم ، نزد فلائی اوور برج، 1-8/4

فون: (051)4434438 فیکس: (051)4435430

ای میل : islamabad@tanzeem.org

3- **پشاور :** 18-A، ناصر مینشن، شوبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور

فون/فیکس: (091) 214495

4- **نوشہرہ:** آفس نمبر 4، دوسری منزل، کنٹونمنٹ پلازہ، نزد بس اسٹینڈ

فون: (0923)610250 فیکس: (0923)613532

ای میل: nowshera@tanzeem.org

5- **فیصل آباد:** P-157، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ، فیصل آباد

فون/فیکس: (041) 624290

6- **ملتان :** قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان فون/فیکس: (061) 521070

7- **گوجرانوالہ:** خواجہ بلڈنگ، بیرون ایمن آبادی گیٹ، نزد شیرانوالہ باغ

فون: (0431) 271673

8- **جھنگ :** مکان نمبر B-XII-1088/I، محلّہ چمن پورہ، جھنگ صدر

فون: (0471) 620637 فیکس: (0471) 614220

9- **سکھر:** 7-A، ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ، سکھر فون: (071) 30641

10- **کوئٹہ:** 28 سید بلڈنگ، بالمقابل پبلک ہیلتھ اسکول، جناح روڈ فون: (081)842969